السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمی جمار سے متعلق یہ کہ یہ کنکر شیطان کو مارے جاتے ہیں جب کہ بخاری وغیرہ میں بھی کوئی واضح صورت نہیں ہے کہ یہ شیطان کی نشانی ہے۔ جب کہ مودودی صاحب اس کا انکار کرتے ہیں۔ بقول ان کے یہ شیطان کی نشانی (کے بجائے ابرہہ نے جو کعبہ پر حملہ کیا تھا تو یہاں سے گزر ہوا تھا۔ اسی طرح کی باتیں وہ کہتے ہیں کیا یہ واقعی درست بات ہے؟ (حافظ محمد اقبال رحمانی،ٹاؤن کراچی) (۱۵مارچ ۱۹۹۶ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمی جمار(جمرات کو کنکریاں مارنا) محض ایک حکم کی تعمیل ہے۔ بعض اسرائیلیات میں ہے کہ ابتدائً یہاں ابراہیم علیہ السلام کے سامنے شیطان نمودار ہوا تھا۔ اس نے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی میں رکاوٹ ڈالنے کی سعی کی تو انھوں نے کنکر چلائے تھے۔ اب اس کی یاد میں رمی جمار ہے۔ اس بناء پر بعد میں عوام میں مشہور ہوگیا کہ یہ کنکریاں شیطانوں کو لگتی ہیں اور یہ تین شیطان ہیں۔

بلاشبہ ابرہہ کا قصہ بھی قریباً اسی سرزمین میں پیش آیا تھا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَالْجَمْرَةُ اسْمٌ لِمُجْتَمَعِ الْحَصَی سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ بِهَا يُقَالُ تَجَمَّرَ بَنُو فُلَانٍ إِذَا اجْتَمَعُوا وَقِيلَ إِنَّ الْعَرَبَ تُسَمِّي الْحَصَی الصِّغَارَ جِمَارًا فَسُمِّيَتْ تَسْمِيَةَ الشَّيْءِ بِلَازِمِهِ وَقِيلَ لِأَنَّ آدَمَ أَوْ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا عَرَضَ لَهُ إِبْلِيسُ فَحَصَبَهُ جَمَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَيْ أَسْرَعَ فَسُمِّيَتْ بِذَلِكَ۔' (فتح الباری: ۳/ ۵۸۱۔ ۵۸۲

یعنی 'اصلاً جمرۃ کنکریوں کے ڈھیر کو کہتے ہیں اس کا نام جمرہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ لوگوں کا یہاں اجتماع ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:357

محدث فتویٰ